بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگ بدر کے حالات و واقعات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 جولائی 2023ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ بدر ختم ہونے کے بعد قیدیوں سے آنحضرتؐ کے حسن سلوک کے بارے میں طبقات ابن سعد میں درج ہے کہ جب بدر کے قیدی آئے تو اُن میں آپؐ کے چچا حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپؐ اُس رات جاگتے رہے تو صحابہؓ میں سے کسی نے پوچھا کہ

اَے اللہ کے نبیؐ! آپؐ کو کس بات نے جگائے رکھا ہے؟ فرمایا! عبّاس کے کراہنے کی آواز نے، تو ایک شخص گیا اور اُس نے آپؓ کے بندھن ڈھیلے کردیے، رسول اللہؐ نے فرمایا: کیا بات ہے میں ابّاس کے کراہنے کی آواز نہیں سن رہا تو ایک شخص نے کہا کہ اُس نے آپؓ کے بندھن کچھ ڈھیلے کردیے ہیں، آپؐ نے فرمایا: پھر تمام قیدیوں کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ قیدیوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا سلوک کریں اور اُن کے آرام کا خیال رکھیں، صحابہؓ نے جن کو اپنے آقا کی ہر خواہش کے پورا کرنے کا عشق تھا، آپؐ کی اِس نصیحت پر اِس خوبی سے عمل کیا کہ دنیا کی تاریخ میں اُس کی نظیر نہیں ملتی۔

سر ولیم میور نے قیدیوں کے ساتھ اِس مشفقانہ سلوک کا مندرجہ ذیل الفاظ میں اعتراف کیا:

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت و مہربانی کا سلوک کیا، چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت تاریخ میں اِن الفاظ میں مذکور ہے کہ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا! وہ ہم کو سوار کرتے اور آپ پیدل چلتے، ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے اور آپ صرف کھجوریں کھا کر پڑے رہتے۔ ہم کو یہ معلوم کرکے تعجب نہیں کرنا چاہیے کہ بعض قیدی اِس نیک سلوک کے زیر اثر مسلمان ہوگئے اور ایسے لوگوں کو فوراً آزاد کردیا گیا، جو قیدی اسلام نہیں لائے اُن پر بھی اِس نیک سلوک کا بہت اچھا اثر تھا۔

جنگ بدر اور اِس کے اثرات کے بارے میں لکھا ہے کہ جب فتح بدر کی خوشخبری لے کر عبداللہ بن رواحہؓ اور زید بن حارثہؓ مدینہ پہنچے تو اِن کے منہ سے فتح کی خوشخبری کا اعلان سن کر اللہ کا دشمن کعب بن اشرف یہودی جھٹلانے اور کہنے لگا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اِن بڑے بڑے رؤساء کو مار ڈالا ہے تو زمین کی پشت پر رہنے سے زمین کے اندر رہنا (یعنی زندہ رہنے سے موت) بہتر ہے۔

مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب میں غزوۂ بدر کے نتائج بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے معرکہ نے مذہبی اور ملکی حالات پر گوناگوں اثرات پیدا کیے اور حقیقت میں یہ اسلام کی ترقی کا قدم اوّلین تھا۔ قریش کے تمام بڑے بڑے رؤساء جن میں سے ایک ایک اسلام کی ترقی کی راہ میں سدّ آہن تھا فنا ہو گئے۔

عتبہ اور ابوجہل کی موت نے قریش کی ریاست عامہ کا تاج ابوسفیان کے سر پر رکھا جس سے دولت اُموی کا آغاز ہوا لیکن قریش کی اصلی طور وطاقت کا معیار گھٹ گیا۔ مدینہ میں اب تک عبداللہ بن اُبی بن سلول علانیہ کافر تھا لیکن اب بظاہر وہ اسلام کے دائرہ میں آگیا، گو تمام عمر منافق رہا اور اِسی حالت میں جان دی۔ اِس فتح نمایاں نے کفار میں حسد کی آگ بڑھا دی اور وہ اُس کو ضبط نہ کر سکے۔ قریش کو پہلے صرف حضرمی کا رونا تھا، بدر کے بعد ہر گھر ماتم کدہ تھا اور مقتولینِ بدر کے انتقام کے لیے مکہ کا بچہ بچہ مضطر تھا۔ چنانچہ سویق کا واقعہ اور اُحد کا معرکہ اِسی جوش کا مظہر تھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کا اثر کفار اور مسلمانوں ہر دو کے لیے نہایت گہرا اَور دیرپا ہوا اَور اِسی لیے تاریخ اسلام میں اِس جنگ کو خاص اہمیت حاصل ہے حتّٰی کہ قرآن شریف میں اِس جنگ کا نام یوم الفرقان رکھا گیا یعنی وہ دن جبکہ اسلام وکفر میں ایک کھلا کھلا فیصلہ ہو گیا۔ بے شک جنگ بدر کے بعد بھی قریش اور مسلمانوں کی باہم اور خوب سخت سخت لڑائیاں ہوئیں اور مسلمانوں پر نازک نازک موقعے بھی آئے لیکن جنگ بدر میں کفار مکہ کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی جسے بعد کا کوئی جرّاحی عمل مستقل طور پر درست نہیں کر سکا۔ تعداد مقتولین کے لحاظ سے بے شک یہ کوئی بڑی شکست نہیں تھی، قریش جیسی قوم میں ستّر بہتر سپاہیوں کا مارا جانا ہرگز قومی تباہی نہیں کہلا سکتا۔ پھر وہ کیا بات تھی کہ جنگ بدر یوم الفرقان کہلائی؟ اِس سوال کے جواب میں بہترین الفاظ وہ ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے اور وہ یہ ہیں يَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ، واقعی اِس دن کفار کی جڑ کٹ گئی، یعنی جنگ بدر کی ضرب کفار کی جڑ پر لگی اور وہ دو ٹکڑے ہو گئی۔

بدر میں فی الواقع قریش کی جڑ کٹ گئی، عتبہ اور شیبہ اور اُمیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث وغیرہ قریش کی قومی زندگی کے روح رواں تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اِس بارے میں لکھا ہے کہ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمانوں پر اِس کے بعد بھی مظالم ہوتے رہے اور اُنہیں کفار سے لڑائیاں لڑنی پڑیں مگر اِس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جنگ بدر نے کفار کی طاقت کو بالکل توڑ دیا تھا اور

مسلمانوں کی شوکت اُن پر ظاہر ہوگئی تھی۔ جنگ بدر جسے قرآن کریم نے فرقان قرار دیا اِس کے متعلق بائبل میں بھی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم نے ایک گیارہویں رات کی خبر دے کر یہ پیشگوئی کی تھی کہ ہجرت کے پورے ایک سال کے بعد کفار کی ساری طاقت ٹوٹ جائے گی اور مسلمانوں کے لیے فتح و کامرانی کی صبح ظاہر ہو جائے گی۔ چنانچہ عین ایک سال کے بعد جنگ بدر ہوئی جس میں کفار کے بڑے بڑے لیڈر مارے گئے اور مسلمانوں کو اُن پر نمایاں غلبہ حاصل ہوا۔

بدری صحابہؓ کی اہمیت و فضیلت کا اندازہ اِس سے بھی ہو سکتا ہے کہ آنحضرتؐ نے اِس اُمت میں آنے والے مہدی کی ایک نشانی یہ قرار دی کہ اِس کے پاس بھی ایک کتاب ہو گی جس میں اِس کے پاس اصحابِ بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ اصحاب کے نام ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدیٔ معہود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہو گی جس میں اُس کے ۳۱۳ اصحاب کا نام درج ہو گا، اِس لیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی، یہ تو ظاہر ہے کہ پہلے اِس سے اُمت مرحومہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ جو مہدویت کا مدعی ہوتا اور اُس کے وقت میں چھاپہ خانہ بھی ہوتا اور اِس کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں ۳۱۳ نام لکھے ہوئے ہوتے اور ظاہر ہے کہ اگر یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا تو اِس سے پہلے کئی جھوٹے اپنے تئیں اِس کا مصداق بنا سکتے۔

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں مسیح موعود کے بارے میں لکھتے ہیں:

مہدی اِس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے اور پھر فرمایا کہ خدا اِس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دُور دُور سے اُس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہو گا یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور اُن کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اب ظاہر ہے کہ پہلے اِس سے کسی شخص کو اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدیٔ موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جس میں اُس کے دوستوں کے نام ہوں لیکن میں پہلے اِس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو تیرہ نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجّت کے لیے تین سو تیرہ نام ذیل (رسالہ انجام آتھم) میں درج کرتا ہوں۔

چودھویں صدی وہی صدی ہے جس کے لیے عورتیں تک کہتی تھیں کہ چودھویں صدی خیر و برکت کی آئے گی، خدا کی باتیں پوری ہوئیں اور چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشا کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا اور وہ میں ہوں جس کی طرف اِس واقعہ بدر میں پیشگوئی تھی، جس کے لیے رسول اللہؐ نے سلام کہا۔ مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا اور چودھویں کا چاند نکلا تو دکاندار، خود غرض کہا گیا۔ افسوس! اُن پر جنہوں نے دیکھا اور نہ دیکھا، وقت پایا اور نہ پہچانا۔ وہ مر گئے جو منبروں پر چڑھ چڑھ کر رویا

کرتے تھے کہ چودھویں صدی میں یہ ہوگا اور وہ رہ گئے جو کہ اب منبروں پر چڑھ کر کہتے ہیں کہ جو آیا ہے وہ کاذب ہے، اِن کو کیا ہو گیا، یہ کیوں نہیں دیکھتے اور کیوں نہیں سوچتے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے ۱۷؍ فروری ۱۹۰۴ء کی ڈائری میں مندرجہ الہام حضرت اقدس مسیح موعودؑ جنگ بدر کا قصہ مت بھولو کی بابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم میں خاص طور پر بدر کی اہمیت کا ادراک پیدا فرمائے اور ہم آنحضرتؐ کے غلام صادقؑ کی آمد کو سمجھنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ کرے کہ مسلمان اُمت بھی اِس واقعہ بدر کی حقیقت کو سمجھے اور آنحضرتؐ کی غلامی میں آئے ہوئے مسیح موعودؑ کو پہچانے تا کہ دوبارہ مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنے کے قابل بن سکیں۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعۃالمبارک سے جماعت احمدیہ یوکے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اِمسال تین، چار سال کے بعد باہر سے بھی جلسہ میں شمولیت کے لیے مہمان آئیں گے بلکہ مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن سب سفر کرنے والوں کے سفر میں آسانیاں پیدا فرمائے اور بحفاظت یہاں سب پہنچیں اور مقصد جلسہ سے حقیقی فیض اُٹھانے والے ہوں، اِسی طرح یوکے میں رہنے والے احباب بھی حقیقی روح اور جذبہ سے جلسہ میں شامل ہوں اور صرف اور صرف یہ بات مدنظر ہو کہ ہم نے جلسہ کے دنوں میں روحانی مائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

مزید برآں حضور انور ایدہ اللہ نے ہر شامل جلسہ کی حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان سمجھ کر خدمت کرنے کے تناظر میں جلسہ پر ڈیوٹیوں پر متعین کیے گئے کارکنان، مختلف شعبہ جات اور شاملین پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں اور مہمان نوازی کی بابت متفرق تفصیلی نصائح کرتے ہوئے آخر پر تلقین فرمائی کہ ہر ایک کو آنحضرتؐ کی اِس ہدایت پر عمل کرتے رہنا چاہیے کہ ہمیشہ مسکراتے رہو، اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام کارکنان احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دینے والے ہوں اور جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو، خاص طور پر ہر احمدی کو اِس جلسہ کی کامیابی کے لیے دعائیں کرتے رہنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کی توفیق بھی دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔